علامہ اقبال اور ان کا عہد

Teaching Lecture

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Allama Iqbal aur unka Ahad

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 25

تاریخی، تہذیبی اور ادبی پس منظر

علامہ اقبال کی جس عہد میں نشو ونما اور پرورش و پرواخت ہوئی وہ پورے طور سے غلامی کا عہد تھا انگریزوں کا پورے ملک پر تسلط و قبضہ تھا انھوں نے اپنے اقتدار کو مضبوط و مستحکم رکھنے کے لئے ظلم و جبر کے ناروا فعل کو روا رکھا تھا جس سے ہندوستان کی ہر قوم ظلم و جبر برداشت کرنے پر مجبور تھی انھوں نے چونکپ اقتدار مسلمانوں سے چھینا تھا اس لئے وہ خاص طور سے مسلمانوں کو نشانہ بنا رہے تھے۔ تاریخی تہذیبی علمی اور معاشرتی ہر لحاظ سے وہ مسلمانوں کو زک پہنچا رہے تھے چونکہ تعلیم اور خاص طور سے جدید تعلیم سے مسلمان نا آشنا تھے اس لئے وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو گئے تھے انہیں ایک طرف اپنے تشخص و امتیاز کو باقی رکھنے کی فکر لاحق تھی تو دوسری طرف ظلم زور سے بھی نبرد آزمائی کرنی تھی قدیم تعلیم اپنا اثر کھوتی جا رہی تھی اس لیے انھیں اپنی تہذیب و معاشرت اور رہن سہن میں مذہبی قدروں کے تحفظ کا مسئلہ بھی درپیش تھا۔ شعر و ادب کے میدان میں بھی جدید وسعتوں سے نا آشنا تھے اس وقت لکھنؤ اور دہلی اردو شاعری کے دو اہم مراکز تھے ان دونوں مراکز میں شعر و شاعری کا ایک خاص انداز اور شعراء کا ایک خاص طرز فکر تھا زبان اور اس کے امتیازات پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی کسی کے یہاں داخلی سوز و گداز تھا تو کسی یہاں خرجی آمد پر زور دیا جاتا تھا لیکن ان دونوں مراکز سے ہٹ کر دبستان عظیم آباد بھی اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے لائق توجہ تھا لیکن اس کے علاوہ اردو شعر و ادب کا میدان تنگ تھا خاص کر پنجاب جہاں علامہ اقبال کی ابتدائی تعلیم و تربیت اور نشو ونما ہوئی کوئی قابل ذکر حلقہ شعر و ادب نہ تھا کرنل ہالرائڈ ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم پنجاب نے اردو زبان کی ترقی و اصلاح کے مختلف طریقے اختیار کئے انھوں نے ایک نئے طرز کے مشاعرہ کی اسی غرض سے بنیاد رکھی جس میں مصرع طرح کے بجائے موضوع کا انتخاب کیا جاتا تھا کہ اردو شاعری میں وسعت و گہرائی پیدا ہو وہ عاشقانہ خیالات اور گل و بلبل کے بجائے جذبات انسانی مناظر قدرت اور قدرت کی نیرنگیوں کی اصل تصویریں کھینچی جائیں۔ ان مشاعروں میں شرکت کا شرف اولاً محمد حسین آزاد اور مولانا حالی کو حاصل ہوا، ان شعرا نے چند چھوٹی چھوٹی نظمیں اور مثنویاں لکھیں، اس کے بعد زندہ دلان پنجاب نے اس کو مزید ترقی دی، متعدد شعرا نے ان مشاعروں میں طبع آزمائی کی، ان میں علامہ اقبال سب سے زیادہ منفرد اور ممتاز ہوئے۔

حالات زندگی

(علامہ اقبال نسلاً کشمیری برہمن تھے، ایک بزرگ سے متاثر ہو کر ان کے جد اعلیٰ نے اسلام قبول کیا اور ترک وطن کر کے سیال کوٹ میں آباد ہوئے)۔

میں اصل کا خاص سومناتی
آبا میرے لاتی و مناتی

یہیں سیال کوٹ میں ۱۸۷۶ء میں علامہ اقبال پیدا ہوئے، قدیم طرز پر ابتدائی تعلیم مکتب مولوی میر حسن سے حاصل کی، پھر سیال کوٹ مشن اسکول میں داخل کئے گئے، مڈل وظیفہ کے ساتھ پاس کیا، یہیں سے ایف اے بھی پاس کیا گورنمنٹ کالج لاہور سے بی، اے اور ایم اے کیا، اس طرح اعلیٰ تعلیم میں وہ ممتاز ہوئے، عربی و فارسی کی تعلیم مولوی میر حسن صاحب سے پہلے ہی حاصل کر چکے تھے، چوں کہ ذہانت وفطانت سے قدرت نے انہیں نوازا تھا، اس لیے انہوں نے مشرقی و مغربی دونوں تعلیم میں امتیاز حاصل کیا، تعلیم مکمل کرنے کے بعد اورینٹل کالج لاہور میں تاریخ فلسفہ اور سیاست مدن کے استاذ مقرر ہوئے، کچھ ہی دنوں بعد انہیں گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ اور انگریزی کا اسسٹنٹ پروفیسر بنایا گیا، لیکن ان میں جو علمی مذاق پیدا ہوا تھا اس کو وہ نامکمل خیال کرتے تھے اور مزید حصول تعلیم کے لیے یوروپ جانا چاہتے تھے، ملازمت سد راہ تھی، چنانچہ انہوں نے ملازمت کو خیر باد کہا اور انگلستان چلے گئے، جہاں کمبرج میں داخلہ لیا اور پورے تین برس طالب علم کی حیثیت سے گذارے، بیرسٹر کا امتحان پاس کیا، پھر جرمنی گئے، میونخ یورنیورسٹی میں عربی پروفیسر رہے، اس کے بعد وطن واپسی ہوئی، یہاں آ کر انہوں نے بیرسٹری شروع کی اور ساتھ ہی گورنمنٹ کالج میں درس و تدریس بھی شروع کی، پھر ان کاموں سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور خود کو قومی خدمت کے لیے وقف کر دیا اور آخر وقت تک وہ اس میں سرگرم عمل رہے۔ ۲۱/ اپریل ۱۹۳۸ء میں وفات پائی۔

شاعری کا آغاز: پہلا دور

(علامہ اقبال نے دور طالب علمی ہی میں شاعری کا آغاز کیا، سیال کوٹ میں ایک چھوٹا سا مشاعرہ ہوتا تھا، جس کے لیے علامہ اقبال بھی غزل لکھا کرتے تھے، پھر لاہور تعلیم کے لیے تو یہاں شاعری کے لیے اور ہموار فضا ملی اور باقاعدہ مشاعروں میں شریک ہونے لگے، ابتدا مرزا ارشد گورگانی سے اصلاح لی، پھر داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

علامہ اقبال کی شاعری کو چار ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے، پہلا دور ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۵ء کی شاعری پر مشتمل ہے، اس سے پہلے انہوں نے صرف غزلیں کہی تھی، داغ کے رنگ میں ایک غزل کا مطلع یہ ہے:

نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی

اس دورشاعری میں انہوں نے جو اشعار کہے،ان پر داغ کا رنگ ہے اسی وجہ سے .بہت سے الفاظ محاورات تلمیحات اور خیالات سے قدیم تغزل کی جھلک نظر آتی ہے،مثلاً

داغ دل مہر کی صورت ہے نمایاں لیکن
ہے اسے شوق ابھی اور نمایاں ہوں میں
ضبط کی جا کے سنا اور کسی کو ناصح
اشک بڑھ بڑھ کے یہ کہتا ہے کہ طوفاں ہوں میں

(اس دور میں انہوں نے متعدد نظمیں بچوں کے لیے لکھیں،مثلاً ایک مکڑی اور مکھی، پہاڑ اور گلہری، ایک گائے اور بکری، بچے کی دعا، ہمدردی، ماں کا خواب، پیام صبح وغیرہ، اس دور میں انہوں نے جدید شاعری کا آغاز کیا اور موضوعاتی نظمیں لکھنا شروع کیں ،جس میں یورپین شعرا کی تقلید و تتبع نمایاں ہے)اس طرح کی نظموں کا رنگ صاف اور سادہ ہے۔

اس دور میں ان کی نظموں کو خاص طور سے بڑی مقبولیت ملی ،بعض نظموں کے اشعار غزل کے معلوم ہوتے ہیں اور بعض خیالات ان کے فلسفہ خودی کے بھی مخالف ہیں،مثلاً

میری ہستی ہی جو تھی میری نظر کا پردا
اٹھ گیا بزم سے میں پردہ محفل ہو کر
عین ہستی ہوا ہستی کا فنا ہو جانا
حق دکھا مجھے اس نقطے نے باطل ہو کر
خلق معقول ہے محسوس ہے خالق اے دل
دیکھ نادان ذرا آپ سے غافل ہو کر

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کا جو فلسفہ خودی ہے وہ بعد کو پروان چڑھا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁